سحری کے وقت غسل فرض ہو تو بغیر غسل روزہ ہو جائے گا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0542

تاریخ اجراء: 21 رمضان المبارک 1446ھ /22 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ اگر سحری میں کسی کی آنکھ دیر سے کھلی اور اس پر غسل فرض ہو، اب اگر وہ غسل کرتا ہے تو سحری کھانے کا موقع نہیں مل پائے گا اور اسے بھوکے پیٹ روزہ رکھنا پڑے گا، کیا اس مجبوری کی وجہ سے سحری کھا کر غسل کر سکتا ہے؟ اس صورت میں روزہ شروع ہونے کے بعد غسل ہو گا، کیا اس طرح روزہ ادا ہو جائے گا؟ یا سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جنابت روزے کے منافی نہیں، غسل فرض ہونے کی حالت میں بھی روزہ ادا ہو جاتا ہے، تو جس پر غسل فرض ہو اگرچہ اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے غسل کرلے لیکن ضروری نہیں۔

لہٰذا جس کی آنکھ سحری میں دیر سے کھلی اور اس پر غسل فرض ہے اور اتنا وقت نہیں کہ غسل کر کے سحری کھا سکے تو ایسا شخص پہلے سحری کھالے اس کے بعد غسل ادا کرے، اگرچہ غسل سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد روزہ کی حالت میں ادا ہو، البتہ ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا، یہ دو کام سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے کرلے کہ روزے میں یہ نہیں ہو سکتے۔

قرآن میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىٕكُمْ۔۔۔ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ﴾

ترجمہ کنز العرفان: تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا۔۔۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا سیاہی (رات) کے ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرو۔ (سورۃ البقرۃ، آیت: 187)

اس آیت سے فقہائے کرام نے استدلال کیا کہ جنابت روزے کے منافی نہیں، اصول الشاشی میں ہے: ”و کذلك قوله تعالى ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ﴾ إلى قوله تعالى ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ فالإمساك في أول الصبح يتحقق مع الجنابة لأن من ضرورة حل المباشرة إلى الصبح أن يكون الجزء الأول من النهار مع وجود الجنابة والإمساك في ذلك الجزء صوم أمر العبد بإتمامه فكان هذا إشارة إلى أن الجنابة لا تنافي الصوم“ ترجمہ: اسی طرح اللہ رب العزت کا فرمان (تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں الخ) (اس پر دلیل ہے کہ) روزہ صبح کے پہلے جزء میں جنابت کے ساتھ متحقق ہو جاتا ہے، اس لیے کہ صبح تک جماع کے حلال ہونے کا ضروری تقاضا یہ ہے کہ دن کا پہلا جزء جنابت کے ساتھ ہو، اور اس جزء میں مفطرات سے امساک روزہ ہے جس کے مکمل کرنے کا بندے کو حکم دیا گیا ہے، تو یہ اس طرف اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں۔ (اصول الشاشی، ص 101، دار الکتاب العربی، بیروت)

مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی، در مختار اور بدائع الصنائع میں ہے، و النص للبدائع: ”ولو أصبح جنبا في رمضان فصومه تام عند عامة الصحابة مثل علي وابن مسعود وزيد بن ثابت وأبي الدرداء وأبي ذر وابن عباس وابن عمر ومعاذ بن جبل رضي الله تعالى عنهم۔۔۔ ولعامة الصحابة قوله تعالى {أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم}۔۔۔ أحل الله عز وجل الجماع في ليالي رمضان إلى طلوع الفجر، وإذا كان الجماع في آخر الليل يبقى الرجل جنبا بعد طلوع الفجر لا محالة فدل أن الجنابة لا تضر الصوم“ ترجمہ: اگر کوئی رمضان میں جنابت کی حالت میں صبح کرے تو اس کا روزہ جمہور صحابہ کے نزدیک کامل ہے، جمہور صحابہ مثلا حضرت علی، ابن مسعود، زید بن ثابت، ابو درداء، ابو ذر، ابن عباس، ابن عمر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اجمعین۔۔۔ جمہور صحابہ کی دلیل اللہ کا فرمان (تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں الخ) ہے۔۔۔ اللہ رب العزت نے رمضان کی راتوں میں طلوعِ فجر تک جماع کو حلال قرار دیا، اور اگر جماع رات کے آخری حصے میں ہو تو لا محالہ بندہ فجر طلوع ہونے کے بعد بھی جنابت کی حالت میں باقی رہے گا، تو یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ جنابت روزے کے لیے مضر نہیں۔ (البدائع الصنائع، ج 2، ص 92، دار الکتب العلمیہ)

اور بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے، و النص للمسلم: ”عن سليمان بن يسار أنه سأل أم سلمة عن الرجل يصبح جنبا أيصوم؟ قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبح جنبا من غير احتلام، ثم يصوم“ ترجمہ: سلمان بن یسار سے روایت ہے انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے متعلق

سوال کیا جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی کہ آیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر احتلام جنابت کی حالت میں صبح کرتے اور پھر روزہ رکھ لیتے۔ (صحیح مسلم، ج3، ص138، رقم الحدیث: 1109، دار الطباعة العامرة—ترکیا)

الاصل میں امام محمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”قلت أرأيت رجلا أجنب في شهر رمضان ليلا فترك الغسل حتى طلع الفجر قال يتم صومه ذلك وليس عليه شيء، قال وبلغنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يصبح جنبا من غير احتلام ثم يصوم يومه ذلك وذلك في شهر رمضان“ ترجمہ: میں نے کہا: آپ کا ایسے شخص کے متعلق کیا کہنا ہے جو ماہِ رمضان میں رات کو جنبی ہوا اور غسل نہ کیا حتی کہ فجر طلوع ہو گئی، تو آپ نے فرمایا: وہ اس دن کا روزہ مکمل کرے اس پر کوئی الزام نہیں، نیز فرمایا: اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور علیہ السلام بغیر احتلام حالتِ جنابت میں صبح کرتے پھر اس دن کا روزہ رکھتے، اور یہ ماہ رمضان کا واقعہ ہے۔ (الاصل المعروف بالمبسوط، ج2، ص189، طبع کراچی)

بہار شریعت میں ہے: ”رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبلِ طلوعِ فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا، یہ دو کام طلوعِ فجر سے پہلے کرلے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے۔“ (بہار شریعت، ج1، حصہ2، ص326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net